شریعت بل کے بارے میں

اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ

ابتدائیہ

صدر مملکت کی طرف سے استفسار موصول ہونے پر اسلامی نظریاتی کونسل نے سینٹ کے دو اراکین (قاضی عبد اللطیف اور مولانا سمیع الحق) کی طرف سے سینٹ میں پیش کئے جانے والے شریعت بل پر تدوین کے قانونی اصولوں کے نقطہ نظر سے اور اس سے بڑھ کر قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطابقت کی بنیاد پر اس کے مشمولات پر غور کیا۔ اس طرح غور و فکر کے نتیجے میں کونسل نے بل مذکور میں بعض ترامیم اضافات تجویز کئے۔ ان ترامیم و اضافات کے بعد بل مجوزہ منسلکہ شامل رپورٹ ہے۔

بل پر شق وار تبصرہ کرنے سے پہلے یہ مناسب ہو گا کہ اس میں ترامیم کرنے کی وجوہات واضح کی جائیں۔ اس مقصد کے لئے تمہید میں چند کلمات کا اضافہ ناگزیر ہو گا۔

پاکستان اس مقصد کے لئے وجود میں لایا گیا تھا کہ اس خطے کے مسلمان انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنی زندگیوں کو قرآن و سنت کے احکام کے مطابق ڈھال سکیں۔ جہاں تک بل کے ذریعے نفاذ شریعت کے حصول کا تعلق ہے، بل پاکستان کی تخلیق کے مقاصد کو پورا کرتا ہے لہٰذا بل کو خوش آئند اقدام قرار دیا جائے گا اور اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی ریاست دوسری ریاستوں سے اس لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتی ہے کہ اول الذکر میں اسلامی قانون کو ملک کے بالادست قانون کی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور اسے دوسرے قوانین پر بالادستی اور ترجیح دی جاتی ہے یہاں تک کہ ان دونوں میں ٹکراؤ (تصادم) واضح ہو تو شرعی قانون کے مقابلے میں دیگر قوانین کالعدم متصور ہونگے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستان کے دستور اور قانون میں صاف اور واضح صورت میں اس مفہوم کے الفاظ شامل کئے جائیں۔

بل پر نظر ثانی کرتے وقت کونسل کے پیش نظر اہم بات یہ رہی ہے کہ اس کو یقینی بنایا جائے کہ شریعت کی بالادستی کے اصول پر عمل درآمد ہو۔

علاوہ ازیں مسودہ میں اس مفہوم کے قانونی نکات رکھے گئے ہیں جن کے ذریعے ملک میں ایک ایسے اسلامی معاشرے کے قیام کے مقاصد کو پورا کیا جا سکے۔ جو ان برائیوں سے پاک ہو جو موجودہ معاشرے کو مسموم کر رہی ہیں۔

شق وار تبصرہ

سینٹ میں پیش کردہ شریعت بل پر کونسل کا شق وار تبصرہ حسب ذیل ہے۔

تمہید: سینٹ میں پیش کردہ بل کے ابتدائیہ میں کسی قدر طوالت پائی جاتی ہے لہٰذا اسے دوبارہ مدون کیا گیا

ہے ۔ خصوصاً قرارداد مقاصد کے مضمرات کے طور پر شریعت کی بالادستی کے نظریہ کو دوبارہ مرتب کی جانے والی تمہید میں اجاگر کیا گیا ہے دوبارہ مرتب کی جانے والی تمہید یوں ہو گی۔

ہر گاہ کہ قرار داد مقاصد جو پاکستان میں شریعت کو بالادستی عطا کرتی ہے کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء کا مستقل بالذات حصہ بنا دیا گیا ہے اور ہر گاہ کہ مذکورہ قرار داد مقاصد کے اغراض کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کے فی الفور نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

شق ۱ ..... اس شق کو معمولی ترمیم کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے تاکہ اسے مروجہ قانونی زبان سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ دوبارہ مرتب شدہ شق یہ ہے۔

مختصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ۔

(الف) اس ایکٹ کو نفاذ شریعت میں ایکٹ ۱۹۸۶ء کہا جائے گا۔

(ب) یہ ایکٹ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہو گا۔

(ج) اس ایکٹ میں شامل کسی امر کا اطلاق غیر مسلموں کے شخصی قوانین پر نہ ہو گا۔

(د) یہ ایکٹ فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

شق ۲ ..... یہ شق تعریفات کے بارے میں ہے اس کو دوبارہ مدون کیا گیا ہے تاکہ اس میں دیگر تعریفات کو بھی شامل کیا جا سکے ۔ شریعت کی تعریف میں تبدیلی یہ واضح کرنے کے لئے کی گئی ہے کہ احکام اسلام کی تعبیر میں کن کن ماخذ سے راہنمائی لی جائے گی۔ اب تبدیل شدہ صورت حسب ذیل ہوگی۔

تعریفات: اس ایکٹ میں تاوقتیکہ متن سے اس سے مختلف مفہوم مطلوب نہ ہو مندرجہ ذیل عبارات سے وہ مفہوم مراد ہے جو یہاں ترتیب وار دیئے گئے ہیں یعنی:

(الف) قرارداد مقاصد سے مراد وہ مفہوم ہے جو آرٹیکل ۲الف دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء میں اسے دیا گیا ہے۔

(ب) "مقررہ" سے مراد اس ایکٹ کے تحت مقررہ قواعد ہیں۔

(ج) "شریعت" سے مراد قرآن و سنت میں مذکور احکام اسلام ہیں ۔

توضیح ..... احکام اسلام کی تعبیر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ماخذ سے رہنمائی حاصل کی جائے گی۔

(۱) سنت خلفائے راشدینؓ

(۲) تعامل صحابہؓ

(۳) اجماع امت

(۴) مسلمہ فقہائے اسلام کی تشریحات و آراء

شق ۲ ..... اپنی موجودہ صورت میں دستور میں آ سکتی ہے تحتی قانون میں نہیں آ سکتی۔ یہاں اس امر کا اضافہ غیر اہم نہ ہو گا کہ اگرچہ قرارداد مقاصد کو دستور کا مستقل بالذات حصہ بنا دیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں شریعت

ملک کے بالادست قانون کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور اس سے متصادم ہر قانون کالعدم متصور ہو گا، لیکن اس حقیقت کو دستور میں واضح الفاظ میں ظاہر نہیں کیا گیا ہے لہٰذا یہ بہتر ہو گا کہ اس مفہوم کا ایک واضح نکتہ دستور میں رکھ دیا جائے۔ آرٹیکل ۲۲۷ پر انحصار قطعی ناکافی معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ آرٹیکل تمام قوانین کو احکام اسلامی کے مطابق لازم کرتے ہوئے بجائے خود متصادم قوانین کو کالعدم قرار نہیں دیتا۔ لہٰذا یہ بہتر ہو گا کہ اس معاملے کی بنیادی نوعیت کو سامنے رکھتے ہوئے دستور میں اس مفہوم کا مثبت نکتہ رکھ دیا جائے۔

کونسل سفارش کرتی ہے کہ دستور کے آرٹیکل ۲۔ الف میں مناسب حال اضافہ کیا جائے تاکہ مذکورہ نظریہ کو عملی شکل دی جا سکے۔ یہاں اس امر کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ دستور کے آرٹیکل کے تقاضے تبھی پورے ہو سکتے ہیں جب اس میں صراحت کے ساتھ یہ لکھا جائے کہ قرارداد مقاصد میں مندرجہ احکام و اصول کو ملک کے جملہ قانونی اور دستوری احکام کی کسوٹی قرار دیا جاتا ہے اور دستور میں موجود کسی بھی حکم کے علی الرغم ملک کے قوانین و دستوری احکام کے معانی و مفاہیم قرارداد مقاصد کی روشنی میں متعین کئے جائیں گے جس کا اثر یہ ہو گا کہ مقننہ کو کوئی خلاف شریعت قانون بنانے کا استحقاق اور اختیار نہیں ہو گا اور جملہ موجودہ قوانین قرار داد مقاصد سے متصادم ہونے کی صورت میں کالعدم ہوں گے۔ تاہم شق ۳ کو اس بنا پر از سر نو مدون کیا گیا ہے کہ شریعت کو دستور میں شامل قرار داد مقاصد کے منشاء کے مطابق بالادستی حاصل ہے۔ مدون شدہ دفعہ ۳ حسب ذیل ہے۔

کسی دیگر قانون، رواج تعامل یا بعض فریقوں کے مابین معاملہ یا لین دین میں شامل کسی بھی امر کے اس سے مختلف ہونے کے باوجود شریعت پاکستان میں بالاتر قانون کی حیثیت سے مؤثر ہو گی۔

شق ۴ ..... اس شق میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ملک کی تمام عدالتیں تمام امور و مقدمات میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند ہونگی۔ اس کی وضاحت کے لئے یہ امر مندرج ہونا ضروری ہے کہ اس شق کی اغراض کے لئے شریعت کی برتری کو قائم جائے۔ چنانچہ اس منشاء کو پورا کرنے اس شق کے اصل الفاظ کو قائم رکھتے ہوئے اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کی مکمل صورت یہ ہو گی۔

"ملک کی تمام عدالتیں تمام امور و مقدمات میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند رہیں گی اور شریعت کے خلاف فیصلوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی۔ اگر کسی عدالت میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ آیا کوئی قانون یا فیصلہ شریعت کے منافی ہے تو اس فیصلے کے لئے وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کیا جائے گا۔

شق ۵ ..... اس شق کو بدستور قائم رکھا جائے تاہم اسے موثر بنانے کے لئے دستور کے آرٹیکل ۲۰۳ ب میں مناسب ترمیم کی ضرورت ہے۔

شق ۶ ..... اس شق کے آخر میں سہولت کار اور دستور سے مطابقت کے اصول کے پیش نظر ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے" بشرطیکہ شکایت کنندہ کے لئے کوئی اور قانونی مداوا موجود نہ ہو۔

علاوہ ازیں اس کو نافذ العمل کرنے کے لئے دستور میں مناسب ترمیم کی جائے۔

یہ شق تبدیل شدہ صورت میں یوں ہو گی۔

" انتظامیہ کا کوئی بھی فرد بشمول صدر مملکت اور وزیر اعظم شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا۔

اگر ایسا کوئی حکم دیا گیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی اور اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا بشرطیکہ شکایت کنندہ کے لئے کوئی اور قانونی مداوا نہ ہو۔

شق ۷ ..... اس شق کے مقصد سے کونسل کو اتفاق ہے کیونکہ اسلام کے مطابق کسی شخصیت کو عدالت کے دائرۂ اختیار سے باہر نہیں رکھا جا سکتا لہٰذا دستور کے آرٹیکل ۲۴۸ اور دیگر متعلقہ آرٹیکل میں مناسب ترمیم کی جائے۔

شق ۸ ..... شق ۸ کو بدستور قائم رکھا جائے خصوصاً جب کہ یہ شق آرٹیکل ۲۲۷ میں شامل وضاحت کی منشاء کے مطابق ہے۔

شق ۹ ..... شق ا کے مندرجات کے پیش نظر یہ شق غیر ضروری ہے۔

شق ۱۰ ..... یہ شق قانونی ہدایت کی بہ نسبت زیادہ تر سفارشی نوعیت کی ہے۔ عدالتوں کی تشکیل کے مسائل مختلف قوانین میں مذکور ہیں ۔ اگر ضروری ہو تو ان قوانین میں اس سفارش کی ضروریات کے پیش نظر مناسب ترامیم کی جائیں ۔ جہاں تک سپریم کورٹ و ہائی کورٹ کا تعلق ہے اس پر عمل درآمد کے لئے آرٹیکل ۱۷۷-۱۹۳ دستور پاکستان میں ترامیم و اضافہ ناگزیر ہو گا۔

شق ۱۱ ..... یہ شق تقنین کے بجائے سفارش کی حیثیت رکھتی ہے تاہم ججوں کی تربیت کے مقصد کے موثر حصول کے لئے متعلقہ قوانین میں مناسب قانونی نکات رکھے جائیں۔ مقننہ اس امر کا لحاظ رکھے کہ قاضی کے تقرر کا امکان کماحقہ' پیدا ہو سکے۔

شق ۱۲ ..... اس شق کے مفہوم کو کونسل کی موجودہ شق ۲ میں شامل کر لیا گیا ہے ۔

شق ۱۳ ..... کونسل کو اس شق کی مندرجات سے اتفاق ہے ۔ تاہم اس شق کے نفاذ کے لئے اس کی خلاف ورزی کرنے والے کے لئے سزا متعین کر دی جائے بشرطیکہ یہ جرم کسی دیگر نافذ الوقت قانون کے تحت قابل گرفت نہ ہو۔

شق ۱۴ ..... بعض ایسے قوانین پہلے ہی موجود ہیں جو ابلاغ عامہ کے ناجائز استعمال کے بارے میں ہیں تاہم چونکہ عریانی کے سلسلے میں اسلام کا معیار جدید معاشرہ کے معیار سے مختلف اور بلند ہے اور چونکہ شریعت بل کی تہ میں کارفرما نظریہ ہے کہ ملک میں اسلامی معاشرہ قائم کیا جائے لہٰذا اسے قابل سزا جرم بنا دیا جائے بشرطیکہ یہ مجرم پہلے ہی کسی دیگر قانون کے تحت مستوجب سزا نہ ہو۔

شق نمبر ۱۵ ..... اس شق کے الفاظ کی ترتیب بدل دی جائے۔ اس ضمن میں مناسب قوانین کا وضع کیا جانا ضروری ہے۔ تبدیل شدہ صورت یوں ہو گی۔

" خلاف شریعت کاروبار کرنا اور حرام طریقوں سے دولت کمانا ممنوع ہو گا ۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا۔ مستوجب سزا ہو گا بشرطیکہ کسی رائج الوقت قانون کے تحت یہ جرم قابل سزا نہ ہو۔"

شق ۱۶ ..... شق کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بنیادی حقوق سے متعلق دستور کی متعلقہ دفعات میں ترمیم لازم ہو گی ۔ کونسل نے اس میں ترمیم تجویز کی ۔ دستور میں مجوزہ ترمیم کی صورت یوں ہو گی ۔

" شریعت کے تحت جملہ بنیادی حقوق جو شہریوں کو دیئے گئے ہیں وہ بہرحال نافذ العمل ہونگے۔ باوجود اس امر کے کہ وہ دستور میں مندرجہ بنیادی حقوق سے مختلف ہوں یا متعلقہ موضوع سے متعلق دستور میں بنیادی حقوق

مندرج نہ ہوں۔

تاہم یہ موضوع دستور کی ترمیم کے دائرہ کار میں آتا ہے اور اس کے لئے دستور میں ترمیم ناگزیر ہے ۔ لہٰذا اس ضمن میں بنیادی حقوق سے متعلقہ دفعات میں مناسب ترمیم کی جائے تاکہ شریعت کی برتری قائم ہو۔

قواعد ...... اس ایکٹ کے مقاصد پر عمل درآمد کے لئے مرکزی حکومت کو قواعد وضع کرنے کا اختیار دینا ضروری ہے لہٰذا ایکٹ کے آخر میں اس مقصد کے لئے دفعہ کا اضافہ کیا جائے۔

دفعہ ۴ کا عملی نفاذ

دفعہ ۴ کے عملی نفاذ کی بہتر اور موثر صورت جس سے عدالتی کام میں ابہام انتشار' اختلال اور تاخیر سے بچا جا سکتا ہے کونسل کے نزدیک یہ ہوگی۔

۱۔ کونسل جتنے قوانین کو اسلام سے ہم آہنگ کر کے حکومت کو سفارشات پیش کر چکی ہے ان کو بلا تاخیر قانون کی شکل میں پاس کر دیا جائے تاکہ عدالتوں کو ان کے بارے میں دفعہ وار قانون دستیاب ہو جائے اور وہ اس کے مطابق فیصلے کر سکیں۔ مثلاً قصاص و دیت کا قانون کونسل کی سفارشات کے مطابق پاس کر دیا جائے تو فوجداری قوانین کا تقریباً نصف حصہ مدون شکل میں فراہم ہو جائے گا۔

۲۔ جن قوانین کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت نے اسلامی احکام سے تعارض کی نشان دہی کی ہے ان کو بھی بلا تاخیر اسلام سے ہم آہنگ کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ جن قوانین پر کونسل نے ابھی سفارش نہیں کی یا وفاقی شرعی عدالت نے تبصرہ نہیں کیا اور جن کی تعداد اب بہت زیادہ نہیں ہے ان کو کونسل جلد سے جلد اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے لئے اپنی سفارشات پیش کر دے گی تاکہ شوریٰ ان کو بھی بلا تاخیر قانونی شکل میں پاس کر دے ۔

۴۔ ایسے علماء کی فراہمی اور تربیت کا بتدریج اہتمام کیا جائے جو نئے عدالتی نظام میں بطور جج یا مشیر اپنے فرائض منصبی کماحقہ' انجام دے سکیں۔ عبوری نظام کے طور پر فی الوقت جس قدر باصلاحیت و اہل علماء دستیاب ہو سکیں انہیں بطور جج یا مشیر جج مقرر کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا تمام منازل طے کرنے میں کونسل کے نزدیک ایک سال سے زیادہ مدت نہیں لگنی چاہئے۔

تمام ذرائع ابلاغ کو خلاف شریعت پروگراموں ' فواحش اور منکرات سے پاک کیا جائے گا جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا مستوجب سزا ہو گا ۔ (یہاں سزا متعین کی جائے گی) بشرطیکہ کسی دیگر قانون کے تحت یہ جرم مستوجب سزا نہ ہو گا۔

دفعہ ۱۵ ..... حرام کی کمائی پر پابندی ۔

خلاف شریعت کاروبار کرنا اور حرام طریقوں سے دولت کمانا ممنوع ہو گا جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا مستوجب سزا ہو گا (یہاں سزا متعین کی جائے گی) بشرطیکہ کسی دیگر قانون کے تحت یہ جرم مستوجب سزا نہ ہو۔

دفعہ ۱۶ ..... شہری بنیادی حقوق کا تحفظ ۔

شق ۱۶ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے دستور میں ترمیم کے لئے رپورٹ میں شق ۱۶ کے تحت کونسل کی

اسلامی نظریاتی کونسل کا تجویز کردہ

نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۸۶ء

تمہید : ہر گاہ کہ قرارداد مقاصد جو پاکستان میں شریعت کو بالادستی عطا کرتی ہے کو دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء کا مستقل بالذات حصہ بنا دیا گیا ہے۔

اور ہرگاہ کہ مذکورہ قرارداد مقاصد کے اغراض کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کے فی الفور نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

لٰہذا حسب ذیل قانون بنایا جاتا ہے۔

دفعہ ۱..... مختصر عنوان ' وسعت اور آغاز نفاذ

(الف) اس ایکٹ کو نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۸۶ء کہا جائے گا۔

(ب) یہ ایکٹ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہو گا۔

(ج) اس ایکٹ میں شامل کسی امر کا اطلاق غیر مسلموں کے شخصی قوانین پر نہ ہو گا۔

(د) یہ ایکٹ فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

دفعہ ۲ تعریفات

اس ایکٹ میں تاوقتیکہ متن سے مختلف مفہوم مطلوب نہ ہو' مندرجہ ذیل عبارات سے وہ مفہوم مراد ہے جو یہاں ترتیب وار انہیں دیا گیا ہے۔ یعنی :

(الف) " قرارداد مقاصد" سے مراد وہ مفہوم ہے جو آرٹیکل ۲۔ الف دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء میں اسے دیا گیا ہے۔

(ب) "مقررہ" سے مراد اس ایکٹ کے تحت مقررہ قواعد ہیں۔

(ج) "شریعت" سے مراد قرآن و سنت میں مذکور احکام اسلام ہیں۔

توضیح احکام اسلام کی تعبیر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ماخذ سے رہنمائی حاصل کی جائے گی۔

(۱) سنت خلفائے راشدینؓ

(۲) تعامل صحابہؓ

(۳) اجماع امت

(۴) مسلمہ فقہائے اسلام کی تشریحات و آراء

دفعہ ۳..... شریعت کا دیگر قوانین پر غلبہ

کسی دیگر قانون' رواج ' تعامل یا بعض فریقوں کے مابین معاملہ یا لین دین میں شامل کسی بھی امر کے اس سے مختلف ہونے کے باوجود شریعت پاکستان میں بالاتر قانون کی حیثیت سے موثر ہو گی۔

دفعہ ۴ ..... عدالتیں شریعت کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کریں گی۔
ملک کی تمام عدالتیں تمام امور و مقدمات بشمول مالی امور وغیرہ میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند ہونگی اور شریعت کے خلاف فیصلوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی ۔ اگر کسی عدالت میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ آیا کوئی قانون یا فیصلہ شریعت کے منافی ہے تو اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کیا جائے گا ۔

دفعہ ۵ ..... وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار
وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار سماعت و فیصلہ بلا استثناء تمام امور و مقدمات پر حاوی ہو گا ۔

دفعہ ۶ ..... شریعت کے خلاف احکامات دینے پر پابندی
انتظامیہ کا کوئی بھی فرد بشمول صدر مملکت اور وزیر اعظم شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا اور اگر ایسا کوئی حکم دیا گیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی اور اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا بشرطیکہ شکایت کنندہ کے لئے کوئی اور قانونی مداوا موجود نہ ہو ۔

دفعہ ۷ ..... عدالتی عمل اور احتساب
حکومت کے تمام عمال بشمول صدر مملکت اور وزیر اعظم اسلامی قانون عدل کے مطابق عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہونگے ۔

دفعہ ۸ ..... مسلمہ اسلامی فرقوں کے شخصی معاملات میں ان کے اپنے اپنے فقہی مسلک کے مطابق فیصلے طے کئے جائیں گے ۔

دفعہ ۹ ..... غیر مسلموں کو تبلیغ کی آزادی (دیکھئے رپورٹ متعلقہ شق ۹)

دفعہ ۱۰ ..... علماء کو جج مقرر کیا جائے گا (دیکھئے رپورٹ متعلقہ شق ۱۰)

دفعہ ۱۱ ..... ججوں کی تربیت کے انتظام (دیکھئے رپورٹ متعلقہ شق ۱۱)

دفعہ ۱۲ ..... قرآن اور سنت کی تعبیر (دیکھئے رپورٹ متعلقہ شق ۱۲)

دفعہ ۱۳ ..... عمال حکومت کے لئے شریعت کی پابندی
انتظامیہ ' عدلیہ اور مقننہ کے ہر مسلمان اور شرعاً مکلف فرد کے لئے فرائض کی پابندی اور محرمات شریعت سے اجتناب کرنا لازم ہو گا جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا وہ مستوجب سزا ہو گا ۔ (یہاں سزا متعین کی جائے گی) بشرطیکہ کسی دیگر قانون کے تحت یہ جرم مستوجب سزا نہ ہو ۔

دفعہ ۱۴ ..... ذرائع ابلاغ کی تطہیر
" تمام ذرائع ابلاغ کو خلاف شریعت پروگراموں ' فواحش اور منکرات سے پاک کیا جائے گا ۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا مرتکب ہو گا مستوجب سزا ہو گا (یہاں سزا متعین کی جائے گی) بشرطیکہ کسی دیگر قانون کے تحت یہ جرام مستوجب سزا نہ ہو گا۔

بقیہ صـــ۸ پہ

شریعت بل کے بارے میں سینٹ کی قائم کردہ

خصوصی کمیٹی کی رپورٹ

سینٹ نے 13 مئی 1990ء کو اتفاق رائے سے پرائیوٹ شریعت بل کی منظوری دی۔ یہ بل 13 جولائی 1985ء کو قاضی عبد اللطیف اور مولانا سمیع الحق نے سینٹ میں پیش کیا۔ سینٹ کی سلیکٹ کمیٹی نے 9 دسمبر 1985ء کو اس پر اپنی رپورٹ پیش کی جس کے بعد اس پر بحث ہوئی۔ چار اکتوبر 1987ء کو یہ بل ایک خصوصی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا مگر یہ کمیٹی کوئی رپورٹ ایوان میں پیش نہ کر سکی جس کے بعد یہ تعطل توڑنے کے لئے بل دوبارہ سینٹ میں آیا - اور 26 مارچ 1989ء کو اسے ایک نئی خصوصی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا جسے دو مہینے میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ 13 رکنی خصوصی کمیٹی نے نفاذ شریعت بل پر اس کی اس شکل میں غور کیا جو منتخب کمیٹی نے تجویز کیا تھا۔ 26 مارچ 1989ء کو یہ بل جس نئی خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا گیا اس کے چیئرمین خان بہادر خان وزیر مذہبی امور تھے۔ کمیٹی کے ارکان میں یہ اصحاب شامل تھے۔ پروفیسر خورشید احمد، جناب محمد طارق چوہدری، قاضی عبد اللطیف، مولانا سمیع الحق، قاضی حسین احمد، جناب محمد علی خان، حاجی گلاب خان، سید محمد فضل آغا ڈپٹی چیئرمین سینٹ، جناب محمد ہاشم خان، جناب بشارت الہی، جناب عالم علی لالیکا، سید افتخار حسین گیلانی وزیر قانون و انصاف۔

خصوصی کمیٹی کا پہلا اجلاس 19 اپریل 1989ء کو منعقد ہوا۔ وزیر مذہبی امور کی عدم موجودگی میں اس ابتدائی اجلاس کی صدارت کمیٹی کے فیصلہ کے تحت محمد علی خان صاحب نے کی۔ دوسرے اجلاس سے ساتویں اجلاس تک وزیر مذہبی امور جناب خان بہادر خان صاحب نے کمیٹی کی صدارت کی - آٹھویں اجلاس میں کمیٹی نے آئندہ اجلاسوں کے لئے وزیر موصوف کی عدم موجودگی کی صورت میں قاضی عبد اللطیف صاحب کو قائم مقام صدر منتخب کیا۔ باقی سب اجلاسوں کی صدارت قاضی عبد اللطیف نے کی۔

خصوصی کمیٹی نے نفاذ شریعت بل پر اس کی اس شکل پر غور کیا جو منتخب کمیٹی نے تجویز کیا تھا۔ کمیٹی نے اس مسئلہ پر غور خوض کے لئے مندرجہ ذیل طریقہ کار طے کیا۔

1) کمیٹی بل کے اس مسودے میں ترمیم، اضافہ اور تبدیلی کے ذریعہ بل کو اپنی حد تک ایک آخری شکل دے گی جسے ایوان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

2) ترمیم، اضافہ اور تبدیلی کیلئے جو اصول ملحوظ رکھے جائیں گے وہ یہ ہیں:

(الف) ہمارے اصل رہنما ماخذ القرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بل کا اصل مقصد قرآن اور سنت کی بالادستی قائم کرنا ہے۔ اس لئے کمیٹی کا اصل ہدف قرآن و سنت کی بالادستی کو قائم کرنے کے لئے ایسا مسودہ تیار کرنا ہے جس کے ذریعہ یہ مقاصد حاصل ہو سکیں اور قیام پاکستان کے اصل مقاصد کے حقیقی تقاضے پورے ہونے کا عمل شروع ہو سکے۔

(ب) کمیٹی چونکہ دستور میں کسی ترمیم کو تجویز کرنے کی مجاز نہیں ہے اس لئے وہ اس مجبوری کے تحت کام

کرے گی اور اس کی کوشش ہو گی کہ دستور کے فریم ورک کا احترام کرتے ہوئے اور اس دائرہ کے اندر رہتے ہوئے نفاذ شریعت کو زیادہ سے زیادہ یقینی اور موثر بنانے کے لئے قانونی تدابیر کو اس مسودے میں شامل کرے۔

(ج) کمیٹی پورے خلوص سے اس امر کا اہتمام کرے گی کہ ایسا مسودہ تیار کرے جس کو اصولوں سے انحراف کئے بغیر ملک کی آبادی کے زیادہ سے زیادہ افراد کی تائید حاصل ہو سکے۔ البتہ شریعت اور جمہوریت کے اس اصول کا احترام ناگزیر ہے کہ اگر کسی امر پر کوشش کے باوجود مکمل اتفاق رائے نہ ہو سکے' تو پھر غالب اکثریت کی رائے کو ترجیح دی جائے گی اور کسی اقلیتی رائے کی بناء پر غالب اکثریت کی رائے کو غیر موثر نہیں کیا جائے گا۔

کمیٹی نے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے معتبر اہل علم سے رابطہ قائم کرے اور ان کے افکار اور مشوروں سے استفادہ کرے - ایک سب کمیٹی نے جو جناب محمد علی خان' پروفیسر خورشید احمد' جناب محمد طارق چوہدری اور جناب عالم علی لالیکا پر مشتمل تھی - مولانا فضل الرحمٰن ایم این اے اور محترم حافظ حسین احمد صاحب ایم این اے سے ملاقات کی۔ خصوصی کمیٹی نے مندرجہ ذیل افراد کو مشورے اور راہنمائی کے لئے اپنے اجلاسوں میں مدعو کیا۔

17 جون 1989ء کا اجلاس مولانا شاہ احمد نورانی (شریک نہیں ہوئے) مولانا عبد الستار خان نیازی (شریک ہوئے) مفتی محمد حسین نعیمی (شریک نہیں ہوئے) حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی (شریک نہیں ہوئے) علامہ حامد سعید کاظمی (شریک ہوئے) صاحب زادہ فضل کریم (شریک نہیں ہوئے) مولانا شہید احمد' ایم این اے (شریک ہوئے) مولانا نعمت اللہ' ایم این اے (شریک ہوئے)

18 جون 1989 کا اجلاس مولانا فضل الرحمٰن ' ایم این اے (شریک نہیں ہوئے) مولانا عبد القادر روپڑی (شریک نہیں ہوئے) مولانا معین الدین لکھوی (شریک نہیں ہوئے) مفتی زین العابدین (شریک نہیں ہوئے) مفتی محمد رفیع عثمانی (شریک ہوئے) مولانا حسن جان (شریک ہوئے) مولانا ظفر علی نعمانی (شریک نہیں ہوئے) پروفیسر ساجد میر (شریک ہوئے)

19 جون 1989ء کا اجلاس جناب ساجد نقوی (شریک نہیں ہوئے) علامہ طالب جوہری (شریک نہیں ہوئے) علامہ حامد علی موسوی (شریک نہیں ہوئے) جناب سکندر شاہ (شریک ہوئے) سید وزارت حسین نقوی (شریک ہوئے) مولانا محمد تقی نقوی (شریک ہوئے) علامہ عنایت علی شاکر (شریک ہوئے)

کمیٹی نے ان تمام مسودات کا بھی بغور مطالعہ کیا جو نفاذ شریعت بل کے سلسلہ میں کسی بھی دینی یا سیاسی ادارے کی طرف سے پیش کئے گئے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

1 - اسلامی نظریاتی کونسل کی تجاویز (جون 1986ء)

2 - علماء کرام کی تجویز کردہ ترامیم (اکتوبر 1986ء)

3 - ہالے پوتہ رپورٹ (جون 1988ء)

4 - نفاذ شریعت آرڈی نینس نمبر 21 (اکتوبر 1988ء)

5 - نفاذ شریعت آرڈی نینس آزاد کشمیر (ایکٹ 1989ء) 6 - تجاویز منجانب تحریک نفاذ فقہ جعفریہ، مولانا حسن جان، مولانا عبد الستار خان نیازی، آل پارٹیز شیعہ فیڈریشن پاکستان مولانا عبد الکریم صاحب۔

اس امر کی وضاحت مفید ہو گی کہ گو کمیٹی نے اس سب ذرائع اور ان تمام حضرات سے، جو شخصی طور پر اس کے اجلاس میں شریک ہوئے استفادہ کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کی ممنون ہے، لیکن مسودہ کی آخری شکل مرتب کرنے کی مکمل ذمہ داری صرف کمیٹی پر ہے۔

خصوصی کمیٹی 26 مارچ 1989ء کو قائم کی گئی تھی۔ اس کی پہلی نشست 19 اپریل 1889ء کو منعقد ہوئی اس دوران کمیٹی کے تیرہ مختلف اجلاس مندرجہ ذیل تاریخوں پر ہوئے۔

پہلا اجلاس 19 اپریل 1989ء دوسرا اجلاس 20/ اپریل 1989ء تیسرا اجلاس 10/ مئی 1989ء چوتھا اجلاس 31 مئی 1989ء پانچواں اجلاس یکم جون 1989ء چھٹا اجلاس 17 جون 1989ء ساتواں اجلاس 18/ جون 1989ء آٹھواں اجلاس 19/ جون 1989ء نواں اجلاس 29/ جون 1989ء دسواں اجلاس یکم جولائی 1989ء گیارھواں اجلاس 9/ جولائی 1989ء بارھواں اجلاس 17/ جولائی 1989ء تیرھواں اجلاس 18/ جولائی 1989ء

کمیٹی نے اپنے تیرھویں اجلاس منعقدہ 18/ جولائی 1989ء کو اپنی رپورٹ کو آخری شکل دی اور ترمیم شدہ مسودہ قانون کی توثیق کی۔ اس کے بعد یہ بل اپنی ترمیم شدہ شکل میں ایوان کے سامنے اس رپورٹ کے ساتھ پیش کیا گیا۔

کمیٹی نے اپنے تمام فیصلے کثرت رائے سے کئے ہیں۔ وزیر مذہبی امور خان بہادر خان صاحب نے متعدد امور پر اپنا اختلافی نوٹ دیا محترم وزیر قانون و انصاف صرف ایک اجلاس میں شریک ہوئے اور ان کی نگاہ میں دستور کی اسلامی دفعات کی موجودگی میں مزید کسی بل کی ضرورت نہیں۔ البتہ کمیٹی کی اکثریت نے ان آراء پر سنجیدگی سے غور کرنے کے باوجود ان سے اتفاق نہیں کیا - اس لئے کمیٹی کی یہ رپورٹ اکثریت کی رپورٹ ہے۔ بل کی جن دفعات سے وزیر مذہبی امور نے اختلاف کا اظہار کیا وہ یہ ہیں -

شق نمبر 2 ..... شریعت کی تعریف کی تشریح بھی ضروری ہے اور دستور پر مستزاد ہے -

شق نمبر 3 ..... دستور کی دفعہ 227 کی موجودگی غیر ضروری ہے۔

شق نمبر 4 ..... دستور کی دفعہ 2 الف اور دفعہ 203 کی موجودگی میں غیر ضروری ہے۔

شق نمبر 10 ..... اسلامی نظریاتی کونسل کی موجودگی میں غیر ضروری ہے۔

شق نمبر 11 ..... یہ دفعہ آئین کے ڈائریکٹو پرنسپلز کے منافی ہے۔

شق نمبر 12 ..... دستور کی دفعہ 230 (الف) کی موجودگی میں غیر ضروری ہے۔

شق نمبر 14 ..... دستور کی دفعہ 227 کی روشنی میں فقہی قواعد و ضوابط کا ذکر دستور کے منافی ہے۔ نیز شریعت کی تعریف پر مستزاد ہے۔

شق نمبر 16 ..... بظاہر یہ بھی دستور کے منافی ہے۔

سینٹ سیکرٹریٹ

خصوصی کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ نفاذ شریعت بل ۱۹۸۹ء

نظر ثانی شدہ۔ ترمیمات کی مربوط فہرست

تعارف

۱۔ سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ تعارف میں پہلے' پیراگراف کے بعد مندرجہ ذیل نیا پیرا گراف شامل کیا جائے :۔

"اور جبکہ قرار داد مقاصد ' دوسری باتوں کے علاوہ یہ کہتی ہے کہ ریاست اپنے اختیارات منتخب عوامی نمائندوں کے ذریعہ استعمال کرے گی"۔

دفعہ 1

۲۔ میر ہزار خان بجارانی
پروفیسر خورشید احمد
اخونزادہ بہرور سعید
اور جناب محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ

دفعہ ۱ اور ذیلی دفعہ (۱) ہندسہ ۱۹۸۹ء کی جگہ ہندسہ ۱۹۹۰ء لگایا جائے۔

۳۔ میر ہزار خان بجارانی
پروفیسر خورشید احمد
اخونزادہ بہرور سعید
اور جناب محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ

دفعہ ۲ میں پیراگراف (ب) کی جگہ مندرجہ ذیل شامل کیا جائے :

" (ب) شریعت کی تشریح و تفسیر کرتے وقت قرآن و سنت کی تشریح و تفسیر کے مسلمہ اصول و قواعد کی پابندی کی جائے گی اور راہنمائی کے لئے اسلام کے مسلمہ فقہا کی تشریحات اور آراء کا لحاظ رکھا جائے گا جیسا کہ دستور کی دفعہ ۲۲۷ شق (۱) کی تشریح میں ذکر کیا گیا ہے"۔

۴۔ میر ہزار خان بجارانی
پروفیسر خورشید احمد
اخونزادہ بہرور سعید
اور جناب محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ

دفعہ ۲ پیراگراف (الف) میں الفاظ "دینی مدرسہ" جو دوسری بار آیا ہے کی جگہ "پاکستان" یا بیرون پاکستان کا دینی مدرسہ" لگایا جائے۔

۵۔ سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ

شق ۲ میں پیراگراف (ز) کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے۔ یعنی

(ز) شریعت کے معنی قرآن و سنت میں درج احکامات ہیں جن کی تشریح و تفسیر قرآن و سنت کی تشریح کے مسلمہ قواعد کے مطابق کی گئی ہو۔

دفعہ 3

سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ

شق ۳ میں لفظ "اعلیٰ" کے بعد الفاظ "کا وسیلہ" کو درج کیا جائے۔

دفعہ 4

سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ

شق ۲ کو حذف کیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد

محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ

دفعہ ۴ کی ذیل دفعہ (۱) میں پہلے جملہ شرطیہ کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے، یعنی :۔

"مگر شرط یہ ہے کہ اگر سوال کا تعلق کسی ایسے مسئلے سے ہو جو دستور کے تحت وفاقی شریعت کورٹ کے دائرۂ اختیار سے باہر ہو تو عدالت امر تنقیح طلب کو عدالت عالیہ کے حوالے کر دے گی جو اس کا ۶۰ دن ے اندر اندر فیصلہ کرے گی"۔

۹۔ پروفیسر خورشید احمد

جناب محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ

دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (۳) میں "کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق کوئی قانون" کے بعد کا جملہ حذف کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ مندرجہ ذیل فقرہ لکھا جائیگا :۔

"یا کوئی اور قانون جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہو یا مذکورہ قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے یا نہیں"۔

۱۰۔ پروفیسر خورشید احمد

جناب محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ

فعہ (۲) کی ذیلی دفعہ (۵) میں دوسرے اور تیسرے جملہ شرطیہ کو ختم کیا جائے۔

دفعہ 5

سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۵ کو ختم کیا جائے

دفعہ 8

سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۸ میں، ذیلی دفعہ (۲) میں مندرجہ ذیل الفاظ کی تبدیلی کی جائے :۔
(۲) ایک مفتی کا تقرر ان شرائط کی بنیاد پر کیا جائے گا جیسا کہ مقرر کی جائیں گی۔

دفعہ 9

۱۳۔ میر ہزار خان بجارانی
پروفیسر خورشید احمد
اخونزادہ بہرور سعید
جناب محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۲) میں الفاظ "شریعت اور اسلامی فقہ" کو حذف کر دیا جائے اور اس کی جگہ مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جائیں "مسلمہ مکاتب فکر کے فقہ اور اصول فقہ"

۱۴۔ میر ہزار خان بجارانی
پروفیسر خورشید احمد
اخونزادہ بہرور سعید
جناب محمد علی خان تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۳) میں لفظ "لاء کالجوں میں" کے بعد اور "فقہ اور اصول فقہ" سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے "مسلمہ مکاتب فکر کے"

دفعہ 10

۱۵۔ سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۱۰ کو ختم کر دیا جائے۔

دفعہ 11

۱۶۔ سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۱۱ کو ختم کر دیا جائے۔

دفعہ 12

۱۷۔ سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۱۲ کو ختم کر دیا جائے۔

دفعہ 14

۱۸۔ سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۱۴ کو ختم کر دیا جائے۔

دفعہ 15

۱۹۔ سید افتخار حسین گیلانی تحریک پیش کریں گے کہ
دفعہ ۱۵ میں

۱۔ لفظ "عائد ہونا" کے بعد الفاظ "یا جو بھی عائد ہو" شامل کئے جائیں۔
۲۔ لفظ "بنایا گیا" کے بعد جو کہ دوسری مرتبہ آیا ہے الفاظ اور نیم سکتہ "یا جو بھی بنایا جائے" شامل کئے جائیں
۔
۳۔ لفظ "پہلے" کے بعد الفاظ "یا بعد میں" شامل کئے جائیں۔

عزیز احمد قریشی
سیکرٹری

بقیہ متحدہ محاذ کی ترامیم

(۱۱) شق ۱۵ کو درج ذیل سے بدل دیا جائے۔
شق نمبر ۱۵ حرام کی کمائی پر پابندی

خلاف شریعت کاروبار کرنا اور حرام طریقوں سے دولت کمانا ممنوع ہو گا۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا، مستوجب سزا ہو گا۔ کم از کم ۲ سال قید بامشقت زیادہ سے زیادہ ۵ سال قید بامشقت بشرطیکہ کسی دوسرے قانون کے تحت یہ جرم مستوجب سزا نہ ہو۔

(۱۲) درج ذیل شق کا اضافہ کیا جائے۔
شق نمبر ۱۷ قواعد سازی کے اختیارات

اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول اور شریعت کے عملی نفاذ اور اس قانون پر عمل درآمد کرانے کے لئے مرکزی حکومت کو اختیار ہو گا کہ ضروری قواعد وضع کرے۔ ان قواعد کا نفاذ اس دن سے ہو گا جس دن مرکزی حکومت انہیں گزٹ میں شائع کرے گی۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۳۰ مارچ ۸۶ء

(سینٹ کی منظور کردہ صورت میں)

ایک بل

ہر گاہ کہ قرار داد مقاصد کو جو پاکستان میں شریعت کو بالادستی عطا کرتی ہے' دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء کے مستقل حصے کی حیثیت سے شامل کر لیا گیا ہے۔

اور ہرگاہ کہ مذکورہ قرار داد مقاصد کی اغراض کو بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کے فی الفور نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

لہٰذا حسب ذیل قانون بنایا جاتا ہے۔

(۱) مختصر عنوان' وسعت اور آغاز نفاذ

(۱) یہ ایک نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۰ء کے نام سے موسوم ہو گا۔

(۲) یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہو گا۔

(۳) یہ فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

(۴) اس میں شامل کسی امر کا اطلاق غیر مسلموں کے شخصی قوانین پر نہ ہو گا۔

(۲) تعریفات

اس ایکٹ میں' تاوقتیکہ متن سے اس سے مختلف مطلوب ہو۔ مندرجہ ذیل عبارات سے وہ مفہوم مراد ہے جو یہاں ترتیب وار دیا گیا ہے۔

(الف) "حکومت" سے مراد

(اول) کسی ایسے معاملے سے متعلق جسے دستور میں وفاقی قانون سازی کی فہرست یا مشترک قانون سازی کی فہرست میں شمار کیا گیا ہو' یا کسی ایسے معاملے کے بارے میں جس کا تعلق "وفاق سے ہو" وفاقی حکومت ہے اور

(دوم) کسی ایسے معاملے سے متعلق جسے مذکورہ فہرستوں میں سے کسی ایک میں شمار نہ کیا گیا ہو "صوبائی حکومت" ہے۔

(ب) "شریعت" سے مراد وہ احکام اسلام ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں۔

تشریح: شریعت کی تشریح و تفسیر کرتے وقت قرآن و سنت کے تشریح و تفسیر کے مسلمہ اصول و قواعد کی پابندی کی جائے گی اور رہنمائی کے لئے اسلام کے مسلمہ فقہاء کی تشریحات و آراء کا لحاظ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ دستور کی دفعہ ۲۲۷ شق (۱) کی تشریح میں ذکر کیا گیا ہے۔

(ج) "عدالت" سے مراد کسی عدالت عالیہ کے ماتحت کوئی عدالت مراد ہے۔ اس میں وہ ٹربیونل یا مقتدرہ شامل ہے جسے فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کی رو سے یا اس کے تحت قائم کیا گیا ہو۔

(د) "قرار داد مقاصد" سے مراد وہ قرار داد مقاصد ہے جس کا حوالہ دستور کے آرٹیکل ۲ (الف) میں دیا گیا ہے اور جس کو دستور کے ضمیمے مین درج کیا گیا ہے۔

(ہ) "مقررہ" سے مراد اس ایکٹ کے تحت مقررہ قواعد ہیں۔

(و) "مستند دینی مدرسہ" سے مراد پاکستان یا بیرون پاکستان کا وہ دینی مدرسہ ہے جسے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن یا حکومت قواعد کے مطابق تسلیم کرتی ہو۔

(ز) "مفتی" سے مراد شریعت سے کما حقہ واقف وہ مسلمان عالم ہے جو کسی باقاعدہ مستند دینی مدرسہ کا سند یافتہ اور تخصص فی الفقہ کی سند حاصل کر چکا ہو اور پانچ سال کسی مستند دینی مدرسے میں علوم اسلامی کی تدریس یا افتاء کا تجربہ رکھتا ہو اور جسے اس قانون کے تحت شریعت کی تشریح اور تعبیر کرنے کے لئے عدالت عظمیٰ کسی عدالت عالیہ' یا وفاقی شرعی عدالت کی اعانت کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔

(۳) شریعت کی بالادستی

شریعت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہو گی۔ اور اسے مذکورہ ذیل طریقے سے نافذ کیا جائے گا۔ اور کسی دیگر قانون' رواج یا دستور العمل مین شامل کسی عمل کے علی الرغم موثر ہو گی۔

(۴) عدالتیں شریعت کے مطابق فیصلے کریں گی

(۱) اگر کسی عدالت کے سامنے یہ سوال اٹھایا جائے کہ کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے تو عدالت' اگر اسے اطمینان ہو کہ سوال غور طلب ہے' ایسے معاملات کی نسبت جو دستور کے تحت وفاقی شرعی عدالت کے اختیار سماعت کے اندر آتے ہوں' وفاقی شرعی عدالت سے استصواب کرے گی اور مذکورہ عدالت مقدمہ کا ریکارڈ طلب کر سکے گی اور اس کا جائزہ لے سکے گی اور امر تنقیح طلب کا ساٹھ دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر سوال کا تعلق کسی ایسے مسئلہ سے ہو جو دستور کے تحت وفاقی شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار سے باہر ہو' عدالت امر تنقیح طلب کو عدالت عالیہ کے حوالے کر دے گی جو اس کا ساٹھ دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ عدالت کسی ایسے قانون یا قانون کے حکم کی نسبت اس کے شریعت کے منافی ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کسی سوال پر غور نہیں کریگی۔ جس کا وفاقی شرعی عدالت یا عدالت عظمی کا شرعی مرافعہ بنچ پہلے ہی جائزہ لے چکا ہو اور اس کے شریعت کے منافی نہ ہونے کا فیصلہ کر چکی ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کا دوسرا فقرہ شرطیہ وفاقی شرعی عدالت یا عدالت عظمی کے شرعی مرافعہ بنچ کی جانب سے دئے گئے کسی فیصلے یا صادر کسی حکم پر نظر ثانی کرنے کے اختیار پر اثر انداز نہیں ہو گا۔

(۳) عدالت عالیہ، خود اپنی تحریک پر پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر یا ذیلی دفعہ (۱) کے پہلے فقرہ شرطیہ کے تحت اس سے کیئے گئے کسی استصواب پر، اس سوال کا جائزہ لے سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی کہ آیا کوئی مسلم شخصی قانون کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق کوئی قانون یا کوئی اور قانون جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہو یا مذکورہ قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے یا نہیں۔

مگر شرط یہ ہے کہ سوال کا جائزہ لیتے ہوئے عدالت عالیہ توضیح طلب سوال سے متعلقہ شعبہ کا تخصصی ادراک رکھنے والے ماہرین میں سے جن کو وہ مناسب سمجھنے کو طلب کر لے گی اور ان کے نقطۂ نظر کو سماعت کرے گی۔

(۴) جبکہ عدالت عالیہ ذیلی دفعہ (۳) کے تحت کسی قانون یا قانون کے حکم کا جائزہ لینا شروع کرے اور اسے ایسا قانون یا قانون کا حکم شریعت کے منافی معلوم ہو تو عدالت عالیہ ایسے قانون کی صورت میں جو دستور میں وفاقی فہرست قانون سازی میں شامل کسی معاملے سے متعلق کسی قانون کی صورت میں جو ان فہرستوں میں سے کسی ایک میں بھی شامل نہ ہو، صوبائی حکومت کو ایک نوٹس دے گی جس میں ان خاص احکام کی صراحت ہو گی جو اسے بایں طور منافی معلوم ہوا اور مذکورہ حکومت کو اپنا نقطہ نظر عدالت عالیہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے مناسب موقع دے گی۔

(۵) اگر عدالت عالیہ فیصلہ کرے کہ کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے تو وہ اپنے فیصلے میں حسب ذیل بیان کرے گی۔

(الف) اس کی رائے قائم کرنے کی وجوہ۔

(ب) وہ جہاں تک ایسا قانون یا حکم بایں طور پر منافی ہے۔ اور

(ج) اس تاریخ کا تعین جس پر وہ فیصلہ نافذ العمل ہو گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ اس میعاد کے گزرنے سے پہلے جسکے اندر عدالت عظمیٰ میں اسکے خلاف اپیل داخل ہو سکتی ہو۔ یا جبکہ اپیل بایں طور پر داخل کر دی گئی ہو، اس اپیل کے فیصلے سے پہلے نافذ العمل نہیں ہو گا۔

(۶) عدالت عالیہ کو اس دفعہ کے تحت اپنے دیئے ہوئے کسی فیصلے یا صادر کردہ کسی حکومت پر نظر ثانی کرنے کا اختیار ہو گا۔

(۷) اس دفعہ کی رو سے عدالت عالیہ کو عطا کردہ اختیار سماعت کو کم از کم تین ججوں کی کوئی بنچ استعمال کریگی۔

(۸) اگر ذیلی دفعہ (۱) یا ذیلی دفعہ (۲) میں محولہ کوئی سوال عدالت عالیہ کی یک رکنی بنچ یا دو رکنی بنچ سامنے اٹھے تو اسے کم از کم تین ججوں کی بنچ کے حوالے کیا جائے گا۔

(۹) اس دفعہ کے تحت کسی کاروائی میں عدالت عالیہ کے قطعی فیصلے سے ناراض کوئی فریق مذکورہ فیصلے سے ساٹھ دن کے اندر عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وفاق یا کسی صوبے کی طرف سے اپیل مذکورہ فیصلے کے چھ ماہ کے اندر داخل کی

جا سکے گی۔

(۱۰) اس قانون میں شامل کوئی امر یا اس کے تحت کوئی فیصلہ اس قانون کے آغاز نفاذ سے قبل کسی عدالت یا ٹریبونل یا مقتدرہ کی طرف سے کسی قانون کے تحت دی گئی سزاؤں دیئے گئے احکام یا سنا ئے گئے فیصلوں منظور شدہ ڈگروں ذمہ کیئے گئے واجبات حاصل شدہ حقوق کی گئی تشخیصات وصول شدہ رقوم یا اعلان کردہ قابل ادا رقوم پر اثر انداز نہیں ہو گا۔

تشریح اس ذیلی دفعہ کی غرض کے لئے "عدالت" یا "ٹریبونل" سے مراد اس قانون کے آغاز نفاذ سے قبل کسی وقت کسی قانون یا دستور کی رو سے یا اس کے تحت قائم شدہ کوئی عدالت یا ٹریبونل ہو گی اور لفظ "مقتدرہ" سے مراد فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے قائم شدہ کوئی مقتدرہ ہو گی۔

(۱۱) کوئی عدالت یا ٹریبونل بشمول عدالت عالیہ کسی زیر سماعت یا اس قانون کے آغاز نفاذ کے بعد شروع کی گئی کسی کاروائی کو محض اس بنا پر موقوف یا ملتوی نہیں کرے گی کہ یہ سوال کہ آیا کوئی قانون یا قانون کا حکم شریعت کے منافی ہے یا نہیں، عدالت عالیہ یا وفاقی شرعی عدالت کے سپرد کر دیا گیا ہے، یا یہ کہ عدالت عالیہ نے اس سوال جا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے اور ایسی کاروائی جاری رہے گی، اور اس میں امر دریافت طلب کا فیصلہ فی الوقت نافذ العمل قانون کے مطابق کیا جائیگا۔

بشرطیکہ عدالت عالیہ ابتدائی سماعت کے بعد فیصلہ نہ دے دے کہ زیر سماعت مقدمات کو عدالت کے فیصلے تک روک دیا جائے۔

(۵) شریعت کے خلاف احکامات دینے پر پابندی

انتظامیہ کو کوئی بھی فرد بشمول صدر مملکت، وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ شریعت کیخلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا اور اگر ایسا حکم دے دیا گیا ہو تو اسے عدالت عالیہ میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

(٦) عدالتی عمل اور احتساب

حکومت کے تمام عمال دستور کے تابع رہتے ہوئے اسلامی نظام انصاف کے پابند ہوں گے اور شریعت کے مطابق عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوں گے۔

(۷) علماء کرام کو جج اور معاونین عدالت مقرر کیا جا سکے گا

(۱) ایسے تجربہ کار اور مستند علماء جو اس قانون کے تحت مفتی مقرر کئے جانے کے اہل ہوں۔ عدالتوں کے ججوں اور معاونین عدالت کے طور پر مقرر کئے جانے کے بھی اہل ہوں گے۔

(۲) ایسے اشخاص جو پاکستان یا بیرون ملک اس مقصد کے لئے متعلقہ حکومت کے تسلیم شدہ، اسلامی علوم کے معروف اداروں اور مستند دینی مدارس سے شریعت کا علم رکھتے ہوں، فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود شریعت کی تشریح اور تعبیر کے لئے عدالت کے سامنے اس مقصد کے لئے وضع کئے جانے والے قواعد کے مطابق پیش ہونے کے اہل ہوں گے۔

(۳) صدر، چیف جسٹس عدالت عالیہ کے مشورے سے ذیلی دفعہ (ا) کی غرض کے لئے قواعد مرتب کرے گا جن میں ججوں اور عدالتوں میں معاونین عدالت کی حیثیت سے تقرر کے لئے مطلوبہ اہلیت اور تجربہ کی وضاحت ہو گی۔

(۴) ایسے اشخاص جو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد یا کسی دیگر یونیورسٹی سے قانون اور شریعت میں گریجویٹ یا پوسٹ گریجویٹ ڈگریاں رکھتے ہوں، فی الوقت نافذالعمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود اس غرض کے لئے حکومت کے وضع کردہ قواعد کے مطابق ایڈووکیٹ کی حیثیت سے اندراج کے اہل ہوں گے۔

(۵) اس دفعہ کے احکام کسی طور پر بھی قانون پیشہ اشخاص اور مجالس وکلاء سے متعلق قانون کے تحت اندراج شدہ وکلاء کے مختلف عدالتوں، ٹریبونلوں اور دیگر مقتدرات بشمول عدالت عظمیٰ کسی عدالت عالیہ یا وفاقی شرعی عدالت میں پیش ہونے کے حق پر اثر انداز نہیں ہونگے۔

(۸) مفتیوں کا تقرر

(ا) صدر، چیف جسٹس پاکستان یا چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت اور چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورہ سے جس طرح وہ مناسب تصور کرے، ایسے اور اتنے مفتیوں کا تقرر کریگا جو عدالت عظمی عدالت عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کی شریعت کے احکام کی تعبیرو تشریح میں اعانت کے لئے مطلوب ہوں۔

(۲) ذیلی دفعہ (ا) کے تحت مقرر کردہ کوئی مفتی صدر کی رضا مندی کے دوران اپنے عہدے پر فائز رہے گا اور اس کا عہدہ فی الوقت کسی نائب اٹارنی جنرل برائے پاکستان کے برابر ہو گا۔

(۳) مفتی کا یہ فرض ہو گا کہ وہ حکومت کو ایسے دیگر فرائض انجام دے جو حکومت کی طرف سے اس کے سپرد یا اس کو تفویض کئے جائیں اور اسے حق حاصل ہو گا کہ اپنے فرائض کی بجا آوری میں عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ میں جبکہ وہ اس قانون کے بہت اختیار سماعت استعمال کر رہی ہوں اور وفاقی شرعی عدالت میں سماعت کے لئے پیش ہو۔

(۴) کوئی مفتی کسی فریق کی وکالت نہیں کرے گا۔ بلکہ کاروائی سے متعلق اپنی دانست کے مطابق شریعت کا حکم بیان کرے گا۔ اس کی توضیح، تشریح و تعبیر کرے گا۔ اور شریعت کی تشریح کے بارے میں اپنا تحریری بیان عدالت میں پیش کرے گا۔

(۵) حکومت پاکستان کی وزارت قانون و انصاف مفتیوں کے بارے میں انتظامی امور کی ذمہ دار ہو گی۔

(۹) شریعت کی تدریس و تربیت

(ا) مملکت، اسلامی قانون کے مختلف شعبوں میں تعلیم و تربیت کے لئے موثر انتظامات کرے گی۔ تاکہ شریعت کے مطابق نظام عدل کے لئے تربیت یافتہ افراد دستیاب ہو سکیں۔

(۲) مملکت، ماتحت عدلیہ کے ارکان کے لئے وفاقی جوڈیشل اکادمی اسلام آباد اور اس کے دیگر اداروں میں مسلمہ مکاتب فکر کے فقہ اور اصول فقہ کی تدریس و تربیت نیز باقاعدہ وقفوں سے تجدیدی پروگراموں کے

انعقاد کے لئے موثر انتظامات کرے گی۔

(۳) مملکت، پاکستان کے لاء کالجوں میں مسلمہ مکاتب فکر کے فقہ اور اصول فقہ کے جامع اسباق کو نصاب میں شامل کرنے کے لئے موثر اقدامارت کرے گی۔

(۱۰) معیشت کو اسلامی بنانا

(۱) مملکت اس امر کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرے گی کہ پاکستان کے معاشی نظام کی تعمیر اجتماعی عدل کے اسلامی معاشی اصولوں، اقدار اور ترجیحات کی بنیاد پر کی جائے۔ اور دولت کمانے کے ان تمام ذرائع پر پابندی ہو جو خلاف شریعت ہیں۔

(۲) صدر، اس قانون کے آغاز نفاذ کے ساٹھ دن کے اندر، ایک مستقل کمیشن مقرر کریگا جو ماہرین معاشیات، علماء اور منتخب نمائندگان پارلیمنٹ پر مشتمل ہو گا۔ جن کو وہ موزوں تصور کرے اور ان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر کرے گا۔

(۳) کمیشن کے چیئرمین کو حسب ضرورت مشیر مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(۴) کمیشن کے کارہائے منصبی حسب ذیل ہوں گے:

(الف) معیشت کو اسلامی بنانے کے عمل کی نگرانی کرنا اور عدم تعمیل کے معاملات وفاقی حکومتکے علم میں لانا۔ کرنا۔

(ب) کسی مالیاتی قانون یا بنکاری اور بیمہ کے عمل اور طریقہ کار کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے لئے سفارش

(ج) دستور کے آرٹیکل ۳۸ کی روشنی میں عوام کی سماجی اور معاشی فلاح و بہبود کے حصول کے لئے پاکستان کے معاشی نظام میں تبدیلیوں کی سفارش کرنا اور

(د) ایسے طریقے اور اقدامات تجویز کرنا جن میں ایسے موزوں متبادلات شامل ہوں جن کے ذریعے وہ نظام معیشت نافذ کیا جا سکے جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔

(۵) کمیشن کی سفارشات پر مشتمل ایک جامع رپورٹ اس کے تقرر کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر وفاقی حکومت کو پیش کرتا رہے گا۔ البتہ سال میں کم از کم ایک رپورٹ پیش کرنا لازمی ہو گا۔ کمیشن کی رپورٹ حکومت کو موصول ہونے کے ۳ ماہ کے اندر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور تمام صوبائی اسمبلیوں کے سامنے بحث کے لئے پیش کی جائیگی۔

(۶) کمیشن کو ہر لحاظ سے جس طرح وہ مناسب تصور کرے، اپنی کاروائی کے انصرام اور اپنے طریقہ کار کے انضباط کا اختیار ہو گا۔

(۷) جملہ انتظامی مقتدرات، ادارے اور مقامی حکام کمیشن کی اعانت کریں گے۔

(۸) وزارت خزانہ حکومت پاکستان اس کمیشن سے متعلق انتظامی امور کی ذمہ دار ہو گی۔

(۱۱) ذرائع ابلاغ عامہ اسلامی اقدار کو فروغ دیں گے

مملکت کی یہ ذمہ داری ہو گی کہ وہ ایسے موثر اقدام کرے جن کے ذریعے ابلاغ عامہ سے اسلامی اقدار کو فروغ ملے۔ نیز نشر و ابلاغ کے ہر ذریعہ سے خلاف شریعت پروگرام فحش ا ر منکرات کی اشاعت پر

پابندی ہو گی۔

(۱۲) تعلیم کو اسلامی بنانا

(۱) مملکت اسلامی معاشرہ کی حیثیت سے جامع اور متوازن ترقی کیلئے موثر اقدامات کرے گی تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جاسکے کہ پاکستان کے نظام تعلیم و تدریس کی اساس اسلامی اقدار پر ہو۔

(۲) صدر مملکت اس قانون کے آغاز نفاذ سے ساٹھ دن کے اندر تعلیم اور ذرائع ابلاغ کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کیلئے ایک کمیشن مقرر کرے گا جو ماہرین تعلیم ماہرین ابلاغ عامہ علماء اور منتخب نمائندگان پارلیمنٹ پر مشتمل ہو گا۔ جن کو وہ موزوں تصور کرے اور ان میں سے اسکا چیئرمین مقرر کرے گا۔

(۳) کمیشن کے چیئرمین کو حسب ضرورت مشیر مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(۴) کارہائے منصبی یہ ہوں گے :

(الف) دفعہ ۱۱ اور اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) میں متذکرہ مقصد کے حصول کیلئے پاکستان کے تعلیمی نظام اور ذرائع ابلاغ کا جائزہ لے اور اس بارے میں سفارشات پیش کرے۔

(ب) تعلیم اور ذرائع ابلاغ کو اسلام کیمطابق ڈھالنے کے عمل کی نگرانی کرے اور عدم تعمیل کے معاملات وفاقی حکومت کے علم میں لائے۔

(۵) کمیشن کی سفارشات پر مشتمل ایک جامع رپورٹ اس کے تقرر کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر وفاقی حکومت کو پیش کی جائے گی اور اس کے بعد کمیشن حسب ضرورت وقتاً فوقتاً اپنی رپورٹیں پیش کرتا رہے گا۔ البتہ سال میں کم از کم ایک رپورٹ پیش کرنا لازمی ہو گا۔ کمیش کی رپورٹ حکومت کو موصول ہونے کے تین ماہ کے اندر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور تمام صوبائی اسمبلیوں کے سامنے بحث کیلئے پیش کی جائے گی۔

(۶) کمیشن کو ہر لحاظ سے، جس طرح وہ مناسب تصور کرے، اپنی کاروائی کے انصرام اور اپنے طریقہ کار کے انضباط کا اختیار ہو گا۔

(۷) جملہ انتظامی مقتدرات، ادارے اور مقامی حکام کمیشن کی اعانت کریں گے۔

(۸) وزارت تعلیم حکومت پاکستان اس کمیشن سے متعلق انتظامی امور کی ذمہ دار ہو گی۔

(۱۳) عمال حکومت کیلئے شریعت کی پابندی

انتظامیہ، عدلیہ اور مقننہ کے تمام مسلمان ارکان کیلئے فرائض شریعت کی پابندی اور کبائر سے اجتناب لازم ہو گا۔

(۱۴) قوانین کی تعبیر شریعت کی روشنی میں کی جائے گی

اس قانون کی غرض کے لئے:

(اول) قانون موضوعہ کی تشریح و تعبیر کرتے وقت، اگر ایک سے زیادہ تشریحات اور تعبیرات ممکن ہوں، تو عدالت کی طرف سے اس تشریح و تعبیر کو اختیار کیا جائے گا جو اسلامی اصولوں اور فقہی قواعد و ضوابط

اور اصول ترجیح کے مطابق ہو' اور

(دوم) جب کہ دو یا دو سے زیادہ تشریحات و تعبیرات مساوی طور پر ممکن ہوں تو عدالت کی طرف سے اس تشریح و تعبیر کو اختیار کیا جائے گا جو اسلامی احکام اور دستور میں بیان کردہ حکمت عملی کے اصولوں کو فروغ دے۔

(۱۵) بین الاقوامی مالی ذمہ داریوں کا تسلسل

اس قانون کے احکام یا اس کے تحت دیئے گئے کسی فیصلے کے باوجود اس قانون کے نفاذ سے پہلے کسی قومی ادارے اور بیرونی ایجنسی کے درمیان عائد کردہ مالی ذمہ داریاں اور کئے گئے معاہدے موثر' لازم اور قابل عمل رہیں گے۔

تشریح : اس دفعہ میں ۔قومی ادارے " کے الفاظ میں وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت' کوئی قانونی کارپوریشن' کمپنی' ادارہ' ہیئت' تجارتی ادارہ اور پاکستان میں کوئی شخص شامل ہوں گے۔ اور "بیرونی ایجنسی" کے الفاظ میں کوئی بیرونی حکومت' کوئی بیرونی مالی ادارہ' بیرونی سرمایہ منڈی بشمول بنک اور کوئی بھی قرض دینے والی بیرونی ایجنسی بشمول کسی شخص کے شامل ہوں گے۔

(۱۶) موجودہ ذمہ داریوں کی تکمیل

اس قانون میں شامل کوئی امر یا اس کے تحت کوئی دیا گیا فیصلہ کسی عائد کردہ مالی ذمہ داری کی باضا بطگی پر اثر انداز نہیں ہو گا۔ بشمول ان ذمہ داریوں کے جو وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت یا کسی مالی یا قانونی کارپوریشن یا دیگر ادارے نے کسی دستاویزات کے تحت واجب کی ہوں یا اس کی طرف سے کی گئی ہوں۔ خواہ وہ معاہداتی ہوں یا بصورت دیگر ہوں یا ادائیگی کے معاہدے کے تحت ہوں اور یہ تمام ذمہ داریاں' وعدے اور مالی پابندیاں قابل عمل' لازم اور موثر رہیں گی۔

(۱۸) **قواعد** متعلقہ حکومت' سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اس قانون کی اغراض کی بجا آوری کیلئے قواعد وضع کر سکے گی۔

بیان اغراض وجوہ

مملکت خداداد پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔

اس کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر قائم ہے۔

اس مسودہ قانون کی غرض وغایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک کے اس نظریہ کا استحکام ہے۔

اہل ملک کو جو بلا امتیاز عرصہ سے اس نظام کیلئے بے چین ہیں' مطمئن کرنا ہے۔

ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ کے ذریعہ امن و امان اور اسلامی مساوات قائم کرنا ہے۔

قاضی عبداللطیف
رکن انچارج

مولانا سمیع الحق
رکن انچارج